231

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۱۰ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ شوال ۱۳۶۳ ھ | ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۳۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۸ ماہ اخاء۔ آج ۴ ½ بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دانت درد کی تکلیف ہے۔ پاؤں کے درد میں نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۸ ماہ اخاء۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے لئے دوائی پنی سیلین کی ضرورت تھی۔ اس کا ایک ڈبہ دہلی سے مل گیا ہے۔ اب اس کے ذریعہ علاج شروع کیا گیا ہے۔ مگر حالت بدستور ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

بمبئی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب معہ اہلیہ محترمہ افریقہ سے بخیریت بمبئی پہنچ گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے لئے اصل حوالے پیش کرنا زہر کا پیالہ پینے سے کم نہیں

سمجھ میں نہیں آیا۔ مولوی محمد علی صاحب جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نہایت ہی خلاف تہذیب الفاظ "جھوٹ" اور "افترا" بار بار استعمال کر کے جماعت احمدیہ کی شدید دلآزاری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہمارے اس مطالبہ کو کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہ الفاظ کب فرمائے۔ اور کہاں چھپے۔ "کمال درجہ کی چالاکی" کس لحاظ سے کہا ہے۔ اگر مولوی صاحب کے پیش کردہ الفاظ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہیں فرمائے ہیں۔ اور ہم نے ان کا مطالبہ کیا ہے۔ تو اسے زیادہ سے زیادہ ہماری ناواقفیت قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائے۔ اور مولوی صاحب یونہی حضور کی طرف منسوب کر کے اپنے افسوسناک اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ تو ہمارا حق ہے۔ کہ ہم ان سے اصل الفاظ کا مطالبہ کریں۔ اور ان کا فرض ہے۔ کہ یا تو بلا چون و چرا ہمارا مطالبہ پورا کریں۔ یا اعلان کر دیں۔ کہ اس موقعہ پر بھی انہوں نے اسی بے احتیاطی سے کام لیا ہے۔ جس کے وہ ہمیشہ سے عادی ہیں۔ اور جس کی کئی ایک افسوسناک مثالیں حال ہی میں ان کے نوٹس میں لائی جا چکی ہیں۔

ان دونوں میں سے ان کا کوئی صورت بھی اختیار نہ کرنا بلکہ ہمارے مطالبہ کو "کمال درجہ کی چالاکی" کہنا ہمارے لئے ناقابل فہم معمہ ہے۔ اگرچہ مولوی صاحب نے ہمارا مطالبہ پورا کرنے سے ایک رنگ میں انکار ہی کیا ہے۔ تاہم اس انکار سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ جو الفاظ وہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ وہ حضور کے نہیں ہیں بلکہ مولوی صاحب کے خود ساختہ ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب نے ہمارا مطالبہ پورا کرنے کے لئے جو شرط لگائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "اگر میاں صاحب خود اپنی زبان سے ایک دفعہ کہدیں"۔ گویا مولوی صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جو الفاظ وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اور جنہیں "پیغام صلح" کے چوکھٹہ میں بار بار شائع کر رہے ہیں اصل حوالے کے نہیں ہیں اصل حوالے مولوی صاحب اس وقت دینگے جب "میاں صاحب خود اپنی زبان سے ایک دفعہ کہدیں"۔ اگر چوکھٹہ میں پیش کردہ الفاظ اصل ہوتے۔ تو پھر مولوی صاحب کو اس قسم کی شرط لگانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ کہہ سکتے تھے۔ کہ اصل الفاظ تو میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ کب کہے گئے اور کہاں چھپے۔ اس کا پتہ تم خود لگا لو۔ مگر مولوی صاحب نے یہ کہنے کی جرأت نہیں کی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اصل حوالے اور ہیں۔ اور انہیں پیش کرنا مولوی صاحب کے لئے زہر کا پیالہ پینے سے کم نہیں ہے۔

اس کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی

چوکھٹہ کے الفاظ

(۱) "جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر افترا کیا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے دعویٰ میں یہ تبدیلی کی۔ کہ انکار نبوت کرتے کرتے اور مدعی نبوت پر لعنتیں بھیجتے بھیجتے خود دعوے نبوت کر دیا۔ اور اپنی سابقہ دس بارہ سال کی انکار نبوت کی تحریروں کو منسوخ کر دیا

(۲) جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر افترا کیا ہے۔ کہ آپ خود یہ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔

(۳) جناب مرزا محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر یہ افترا کیا ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء کے قریب حضرت مسیح موعود کی مجالس میں یہ چرچا رہتا تھا۔ کہ حضرت صاحب کا سابقہ اجتہاد در بارہ نبوت درست نہیں نکلا"

ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے کہ جو الفاظ وہ پیش کر رہے ہیں انہیں پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچا سکیں گے ان میں ایسی بے تحریف کرنا شروع کر دی ہے جیسا کہ ذیل کے تطابق سے ظاہر ہے۔ چوکھٹہ میں مولوی صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کر کے جو الفاظ شائع کر رہے ہیں وہ ایک طرف نقل کئے گئے ہیں۔ اور ہمارے مطالبہ کے بعد جو ۴ ؍ اکتوبر کے "پیغام صلح" میں مولوی صاحب نے یہ کہنے کے بعد کہ "میں پھر دہراتا ہوں" جو الفاظ لکھے ہیں وہ دوسری طرف۔

۴ ؍ اکتوبر کے "پیغام" میں درج شدہ الفاظ

"میں پھر دہراتا ہوں" الفاظ کہنے کے بعد کہا:-

(۱) میاں صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے نبوت کی تعریف کو تبدیل کر کے دعوئے نبوت کیا۔ اور اپنی سابقہ تحریروں کو جو انکار نبوت سے بھری پڑی ہیں منسوخ کر دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود پر افترا ہے۔

(۲) میاں صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح موعود ۱۹۰۱ء میں فرمایا کرتے تھے کہ میں پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا یہ حضرت مسیح موعود پر افترا ہے

(۳) میاں صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود کی مجلس میں جہلوں یہ چرچا رہتا تھا کہ آپ کا اجتہاد در بارہ نبوت درست نہیں نکلا۔ یہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے ساتھیوں پر افترا

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

ان آمنے سامنے کے دونوں حوالوں کے پڑھنے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کی اس جرأت کی داد دیجیے کہ دعوی تو یہ کیا۔ کہ میں اپنی باتوں کو پھر دوہراتا ہوں۔ جو چوکھٹہ میں شائع کی جا رہی ہیں۔ لیکن اپنے ساتھیوں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہوئے۔ اپنے سابقہ ادعا میں ایسی تبدیلی کر دی۔ کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو گیا۔ مولوی صاحب نے چوکھٹہ میں تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ الفاظ منسوب کئے کہ "۱۹۰۱ء میں آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے دعوے میں یہ تبدیلی کی کہ انکار نبوت کرتے کرتے اور مدعی نبوت پر لعنتیں بھیجتے بھیجتے خود دعوی نبوت کر دیا"۔ لیکن جب ہمارے مطالبہ کے بعد انہی الفاظ کو دوہرانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان کو یوں بدل دیا کہ "۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کی تعریف کو تبدیل کر کے دعوی نبوت کیا اور اپنی سابقہ تحریروں کو جو انکار نبوت سے بھری پڑی ہیں منسوخ کر دیا"۔

ان دونوں فقروں کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے الفاظ میں حیرت انگیز تحریف سے کام لیا ہے۔ اور دیکھتے دیکھتے پہلے مفہوم کے بالکل خلاف اور مفہوم کے الفاظ پیش کر دیئے ہیں۔ اس پر بھی جب ان کی تسلی نہ ہوئی۔ تو انہوں نے مزید تحریف کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کو اسی خطبہ میں یوں پیش کر دیا۔ کہ "حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کی تعریف کو تبدیل کر کے دعوی نبوت کیا تھا۔ اور کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی حضرت مسیح موعود کے انکار نبوت کی تحریریں منسوخ ہیں"۔ ان تینوں فقروں میں جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف مولوی محمد علی صاحب نے منسوب کیا ہے۔ بہت بڑا اختلاف ہے۔ پہلے فقرے میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے میں تبدیلی کی۔ لیکن دوسرے میں اس کے بالکل الٹ یہ بیان کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کی تعریف کو تبدیل کیا تیرے فقرے میں بھی نبوت کی تعریف کو ہی تبدیل کرنے کا ذکر ہے۔ مگر منسوخیت کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب نہیں کیا گویا مولوی محمد علی صاحب کا یہ ادعا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے دعوی نبوت میں تبدیلی کی خود مولوی محمد علی صاحب کے ہی دوسرے بیانات سے بالکل غلط اور افتراء ثابت ہو گیا۔

اسی رنگ کے اختلاف اور بھی کئی ایک ہیں۔ مگر ہم اسی بنیادی اختلاف کو پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ اب ہمیں اصل حوالے طلب کرنے کا پہلے سے بھی زیادہ حق ہے۔ بہتر ہو۔ کہ مولوی صاحب ادہر ادہر کے بہانے بنانے کی بجائے اصل حوالے پیش کر دیں۔ اب تو انہیں یہ زہر کا پیالہ پینا ہی پڑیگا۔ اور اپنی اخلاقی موت کو لبیک کہنا ہی ہوگا خواہ حوالے پیش کریں یا نہ کریں۔

خاص طور پر دعائے صحت کیجئے

قادیان ۸ اکتوبر۔ آج شملہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امتہ السلام بیگم صاحبہ بیگم جناب مرزا رشید احمد صاحب کے صاحبزادہ مرزا سلیم احمد سلمہ اللہ کے سر کی ہڈی بلندی سے گرنے کیوجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور داخل ہسپتال کیا گیا احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعاء

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار رہے اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اسکا ران کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔

بیگم چودہری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

جامعہ احمدیہ میں ایک دلچسپ تقریر

۵ اکتوبر ساڑھے دس بجے صبح جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "ذکر حبیب" پر دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ تقریر کا اعلان قبل از وقت بورڈ پر کر دیا گیا تھا۔ لہذا طلباء جامعہ احمدیہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ بہت سے اور احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں طلبہ کو اخلاق فاضلہ کے متعلق مفید نصائح فرمائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک عہد کے واقعات دلنشین انداز میں بیان کئے۔ خاکسار جلال الدین قمر سکرٹری لقاء جامعہ

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جد و جہد کیلئے ذمہ دار ہوگا۔ مراکز کے انتخاب کا سوال در پیش ہے۔ تحصیل گوجرانوالہ و تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطہ نظر سے "تبلیغ مقامی" کے حلقہ عمل میں ہیں ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں و سکرٹریان تبلیغ کو چاہئے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں ۲۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوا دیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہو سکیگا اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ مرکز کی برکات سے محروم رہیں۔

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاک خانہ تحصیل و ضلع (۲) اپنے گاؤں کے اردگرد کے دس گاؤں کے نام مع ڈاک خانہ تحصیل و ضلع اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت (۳) اپنے گاؤں اور اردگرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:۔

(الف) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد و عورت (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (د) کیا ادنیٰ اقوام کے لوگ موجود ہیں اگر ہیں تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ھ) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں اردگرد کے دیہات میں ہیں اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں (و) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں۔ (ز) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ح) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی مقابلے ـــــــ سالانہ اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ اخاء

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی اغراض بیان فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے نوجوانوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ "اگر بڑے نوجوانوں کی تربیت نہ کریں تو نوجوانوں کو خود مل کر اپنی تربیت کرنی چاہئے۔ تربیت کا ایک بہت بڑا طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی اتباع اور حضور علیہ السلام کے اخلاق میں نوجوانوں کا اپنے کو رنگین کرنا ہے۔ صحابہ کرام آنحضرت صلعم کے نمونہ کے علاوہ اپنے میں سے ایک دوسرے کی اچھی باتیں معلوم کرنے میں کوشاں رہتے تھے اور پھر خود اس نیکی میں بڑھنے کی کوشش رہتی تھی۔ اس روح کو تازہ رکھنے کے لئے نوجوانوں کو اخلاق کا صحیح علم دینا ضروری ہے۔ جس کا ایک طریق مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سالانہ اجتماع پر اخلاقی مقابلوں کا انتظام ہے۔ اس سال اخلاق کے مندرجہ ذیل پہلوؤں کے متعلق مقابلے ہوں گے۔ کہ (۱) یہ اخلاق کیا ہیں (۲) ان کو کیسے ترقی دی جا سکتی ہے۔ (۳) ان کو اختیار کرنے میں کونسی چیزیں روک بنا کرتی ہیں۔ (۴) روکوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ اور کہ (۵) قوم میں زیادہ سے زیادہ دیر ان کو قائم رکھنے کے لئے کیا طریقے ہیں۔ مقابلوں میں حصہ لینے والوں پر مرکز کی طرف سے سوال بھی ہوں گے اور ہر مقابلہ میں اول رہنے والوں کو انعام دیئے جائیں گے۔ ہر حصہ لینے والے کو اپنا نظریہ بیان کرنے کے لئے تین منٹ دیئے جائیں گے۔

امانت ـــ دیانت ـــ سچائی ـــ دلیری ـــ محنت ـــ اطاعت ـــ صبر و تحمل ـــ شجاعت ـــ ضبط نفس ـــ ترک بخل و تبذیر ـــ متانت ـــ حلم ـــ حسن معاملگی ـــ غیرت ـــ ادائیگی حقوق ـــ خدمت خلق ـــ اشتعال پر صبر ـــ غیرت کا اظہار اور اس کا وقت ـــ حسن سلوک۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والے ۱۲ اخاء/اکتوبر تک اپنے ناموں سے دفتر مرکزیہ کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

خاکسار:۔ غلام یٰسین مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شہید کون ہوتا ہے

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

سوال:- احادیث میں مندرجہ ذیل طریقوں سے وفات پانے والے کو شہید کہا گیا ہے۔ شہید کی تعریف اور وفات کے ان اقسام کو شہادت سے تعبیر کرنے کی حکمت کیا ہے؟ کیا یہ سب اقسام احیاء عند ربھم یرزقون کے ماتحت ہیں۔ اور درجہ کے لحاظ سے کونسی افضل ہے؟ اس کے بعد کاتب خطنے ۲۴ قسم کے مرنے والے گنوائے ہیں۔ مثلاً جو اپنے مال کا بچاؤ کرتا مارا جائے۔ یا جو عورت بچہ جننے سے مرجائے۔ یا مثلاً جو شخص کسی سنت نبوی کو زندہ کرے وغیرہ وغیرہ۔

جواب۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایمان کے چار مدارج ہیں۔ نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت۔ اور صالحیت۔ عام مسلمان جب ان کے نفوس کا تزکیہ اور اصلاح ہو جائے تو وہ صالح ہیں۔ اس سے اوپر شہادت کا درجہ ہے۔ کہ انسان کا ایمان گویا رویت والا ایمان ہو جاتا ہے۔ اور کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور لازمی ہے کہ ایسے عین الیقین والے ایمان کا صاحب خدا تعالیٰ کے راستہ میں ہر وقت مرنے کو تیار رہے۔ خواہ عملاً وہ اپنے بستر پر ہی مرے۔ پس شہادت ایمان کا ایک درجہ ہے۔ یعنی ایسا شخص شہید ہے۔ خواہ زندہ ہو خواہ مردہ۔ خواہ تلوار سے مرے خواہ نمونیہ سے۔ خواہ دستوں کی بیماری سے خواہ دیگر اسباب سے جب کسی انسان کی روح اور جسم دنیا میں عین الیقین والے درجہ کا ایمان حاصل کر کے خود خدا کی ذات پر گواہ ہو جاتے ہیں۔ اور الٰہی صفات کا زندہ نمونہ بن جاتے ہیں۔ تو وہ انسان خدا کے ہاں شہید کہلاتا ہے۔ وہ خدا کے وجود اور اسلام کی حقانیت کا خود ایک ثبوت ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے شخص کو شہید کہتے ہیں۔ اسی طرح صدیق ہمہ تن صدق اور نبی الوہیت کا ظل اور خدا تعالیٰ کا پیغامبر ہوتا ہے۔ گویا ایمان کی ریل گاڑی میں نبی فرسٹ کلاس والے ہیں۔ صدیق سیکنڈ کلاس والے۔ شہید انٹر کلاس والے۔ اور صالح تھرڈ کلاس والے۔

اب سوال یہ رہ گیا۔ کہ جو شخص اپنی خوشی سے خدا کی راہ میں لڑا۔ اور مارا گیا۔ وہ تو اس درجہ ایمان پر واقعی پہنچا ہوا تھا۔ جسے شہادت کہتے ہیں۔ لیکن بہت سارے اور لوگوں کو کیوں شہید فرمایا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ دراصل ایمان کا علم اور درجہ شہادت پر پہونچنے کی حقیقت صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ لیکن ہر چیز کے لئے کچھ ظاہری نمونے بھی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ایک مشہور ظاہری نمونہ شہادت کا قرآن نے یہ رکھا ہے۔ کہ جو بھی اپنی خوشی سے خدا کے راستہ میں قتل ہو جائے۔ وہ شہید ہے۔ لیکن سیفی جہاد ہر زمانہ میں موجود نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ شہید بطور نمونہ ہر زمانہ میں موجود رہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سے اور ایسے لوگوں کو بھی شہید کے خطاب سے ممتاز کیا۔ تاکہ وہ ہمیشہ دنیا میں بطور اسوہ کے رہیں۔ اور ہر وقت یہ سلسلہ شہدا کا چلتا رہے۔ نبی تو گاہے گاہے دنیا کو منور کرتے ہیں۔ مگر کچھ صدیق بہت سے شہید اور بکثرت صالح دنیا میں کم و بیش ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ اور انبیاء کے سلسلے انہی پھلوں کو پیدا کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ اگر سیفی جہاد مثلاً سات سو سال تک بند رہے۔ تو کیا شہادت بھی نبوت کی طرح دنیا سے اتنی مدت مفقود رہے گی؟ اسلئے اللہ تعالیٰ نے علاوہ تلوار سے مارا جانے کے دیگر بہت سے ذرائع ہر زمانہ کے لئے ایسے پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ لوگ وہ قربانیاں کر کے تیغی شہداء کے برابر یا کم از کم ان کی جماعت میں شمار ہو سکیں۔ اس لئے اتنی لمبی فہرست ان حالات یا اعمال کی بتائی گئی ہے۔ جن کے ماتحت مومن شہادت کا درجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً عورتیں کیونکر شہادت حاصل کریں؟ ان کے لئے راستہ کھول دیا۔ کہ جو زچگی کی تکالیف کو صبر و ایمان کے ساتھ برداشت کر کے مرجائے وہ شہید ہے۔

لیکن ان موتوں سے مراد نہیں ہے کہ کافر منافق۔ فاسق۔ فاجر۔ یا وہ شخص جسے خدا پر ایمان نہ بھی ہو وہ شہید سمجھا جائیگا۔ بلکہ پہلی شرط ہی ایمان کی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ اس بیماری یا تکلیف میں وہ راضی بقضا ہو۔ اعلےٰ نمونہ کا صبر دکھائے۔ اور تکلیف کو اسی طرح خوشی سے برداشت کر کے جان دے جس طرح جنگی شہید تلوار کی دھار کے نیچے جان دیتا ہے۔ خدا کی شکایت نہ کرے بلکہ اسکی لقاء کا شائق ہو۔ یا ایسے صدمات سے مرے۔ جن کو لوگ باعث بدنامی سمجھتے ہوں۔ یا جو بہت ہی تکلیف دہ ایا دبلا دینے والے ہوں۔ مثلاً طاعون بجلی کی ڈد بنے کی یا سانپ سے ڈسے جانے کی موت۔ دب کر مرجانا۔ لمبی اور صبر شکن بیماریاں مثلاً سل دق وغیرہ۔ بے قصور قیدی جو قید میں ہی گزر جائے۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی شہادت کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہو۔ مگر اسے ظاہری شہادت نصیب نہ ہو سکے۔ وہ بھی اپنی نیت کی رو سے شہید ہی محسوب ہوگا۔ اسی طرح بعض مخصوص نیک اعمال جو قابل رشک ہوں۔ اور جن سے عام لوگوں کو جھجک ہو۔ مثلاً اپنے ہمسایہ کو بچانے میں مارا جانا۔ یا دین کا علم سیکھتے ہوئے یا تبلیغ کرتے ہوئے موت کا آجانا (جیسے مولوی عبید اللہ صاحب شہید مارشس) یا غیرت مند عورت جو اپنی عصمت کے بچاؤ کی خاطر جان دے دے۔ غرض بیالیس ہی نہیں خدا کے نزدیک اس سے بھی بہت زیادہ شہید مرد اور شہید عورتیں ہیں۔ اور یہ شرائط محض ان کے ظاہری نشان ہیں۔ باقی اندرونہ کا علم اللہ کو ہی ہے۔ سب کا ایک درجہ نہیں ہے۔ درجے حالات پر اور ایمان کی قوت پر نیز تکالیف پر صبر و استقلال کے دکھانے پر موقوف ہیں۔ حضرت امام حسین رض تو یقینی شہید تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود تلوار سے نہ مارا جانے کے سینکڑوں شہیدوں کے برابر درجہ رکھتے تھے۔ اور خود شہدا بھی آپس میں الگ الگ درجے رکھتے ہیں۔ اور ان مدارج کا علم بھی خدا ہی کو ہے۔

رہا یہ سوال کہ احیاء عند ربھم یرزقون کی آیت کے مطابق سب قسم کے شہید اس انعام کو پاتے ہیں یا نہیں۔ سو عرض یہ ہے۔ کہ یہ آیت بظاہر تو خاص ان لوگوں کے لئے ہے جو قتل ہوتے ہیں۔ (جیسا کہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات) آگے خدا بہتر جانتا ہے۔ جس کو چاہے یہ انعام دے دے۔

غالباً درجہ کے لحاظ سے وہ شہادت افضل ہے۔ جس میں رضاکارانہ طور پر اپنی خوشی سے خدا کی راہ میں جان دی جائے۔ اور عقل اور بصیرت کے ساتھ اس دکھ کو برداشت کیا جائے۔ اور سوائے رضائے الٰہی کے اور کوئی مقصد نہ ہو۔ لیکن وہ صابر و شاکر مومن جس کی زندگی تکالیف میں کٹی ہو۔ یا اس کی موت خاص قسم کی موت ہو۔ اور اس موت کو وہ اس طرح قبول کرتا ہو جس طرح کہ ایک سیفی مجاہد وہ بھی شہیدوں میں شمار ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے اندر وہ حقیقی درجہ ایمان اور یقین کا موجود ہے۔ جو شہداء میں ہونا چاہیئے۔ اور اس نے تکالیف بھی ویسی ہی اٹھائی ہیں۔ جیسی مجاہد شہید اٹھاتے ہیں۔

تقرر امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی نوشہرہ کو پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے لئے ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ صوبہ سرحد کی جماعتیں مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ

انسانوں کا اپنے خالق و مالک خدا کی طرف رجوع کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنا ایک ایسا امر ہے۔ کہ جس سے دنیا کی پیدائش کا مقصد عبارت ہے۔ ہر نبی نے اور اس کے بعد اس کی جماعت نے اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ہم احمدی بھی اسی قسم کی امانت کے حامل ہیں۔ ہمارے سپرد انبیاء کا پیغام کیا گیا ہے۔ ہمارے کندھوں پر پیدائش انسانی کے مقصد کے حصول کا بار گراں رکھا گیا ہے۔ قلوب انسانی پر خدائے ذوالعرش مجید کی حکومت کو استوار کرنا ہمارا فرض بتایا گیا ہے۔ اگر دیانتداری سے اس امانت کی ذمہ داری پر غور کیا جائے تو اس کا تصور ہی ہمارے اندر ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ چونکہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کی وجہ سے جملہ انبیاء کے مشترک پیغام کے حامل ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عمل سے وہ نمونہ دکھائیں جو انبیاء اور اُن کی جماعتوں نے دکھایا۔ ہم مخلوق خدا کی ہمدردی میں اس طرح گداز ہو جائیں۔ کہ اُن کی خیر خواہی کی فکر ہمیں اسی طرح بیقرار رکھے جس طرح اُمم سابقین بے قرار رہتی تھیں۔ دل میں ایک درد۔ روح میں ایک بے چینی اور عمل میں برقی سُرعت ایسی ہو کہ ہماری تبلیغ کے نتائج زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد نکلیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں ابھی تک ہماری جماعت میں یہ احساس پوری طرح پیدا نہیں ہوا۔ ہر دل دُکھیا نہیں۔ ہر دل میں اسلام کی وہ محبت پائی نہیں جاتی جو انسان کو دیوانہ اور مجنون بنا دیتی ہے۔" (الفضل ۶ جولائی)

(۲)

مسلمان کیوں برباد ہوئے؟ دین کے ساتھ اُن کی دُنیا بھی اُن کے ہاتھوں سے کیوں جاتی رہی؟ اسی لئے کہ وہ اس عظیم الشان مقصد سے غافل ہو گئے۔ ذرا سا تدبر ہمیں اس نتیجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا تبلیغ سے غافل ہونا اپنی دینی و دنیوی موت کے فیصلہ پر دستخط کر دینے کے مترادف تھا۔ مُسلمان دُنیا میں تبھی غالب ہو سکتے ہیں جب دنیا میں اسلام کا رُعب قائم ہو۔ اور اسلام کا رُعب تبھی قائم ہو سکتا ہے۔ جب دُنیا کا ایک معتدبہ حصّہ اسلام میں داخل ہو جائے۔ اور دُنیا کا ایک معتدبہ حصّہ اسلام پر تبھی ایمان لا سکتا ہے۔ جب اسلام کی اشاعت کے لئے جان توڑ کوشش کی جائے۔ اور تبلیغ کا جنون ہر مسلمان بچہ مرد اور عورت کے رگ و پے میں سرایت کر جائے۔ جب تبلیغ کا جوش مسلمانوں میں ٹھنڈا پڑ گیا۔ سچے مسلمان کم ہو گئے تو اسلام کا رُعب مٹنا شروع ہو گیا۔ حقیقی مسلمانوں کی تعداد میں کمی آ گئی۔ اور مسلمان غالب سے مغلوب اور فاتح سے مفتوح ہو گئے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ جب مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے ایک اہم حکم کی نافرمانی کی۔ یعنی تبلیغ اسلام چھوڑ دی۔ تو اُن کے دلوں میں الٰہی احکام کی نافرمانی کا احساس کمزور ہونا شروع ہو گیا۔ اور انہیں اسکی شناعت و قباحت کم نظر آنے لگی۔ آہستہ آہستہ انہوں نے بہت سے دوسرے احکام کی نافرمانی کی۔ اور پھر ان کے دلوں پر زنگ لگ کر اسلام ان سے دور اور وہ اسلام سے دُور ہو گئے۔

(۳)

تبلیغ کرنے پر ہماری مخالفت ہو گی۔ جس کا طبعی نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمیں اسلام اور احمدیت سے زیادہ تعلق اور زیادہ اُنس پیدا ہو گا۔ اور جب اسلام اور احمدیت سے ہمارا پیار بڑھے گا۔ تو ہمارا خدا ہم سے پہلے سے زیادہ پیار کرے گا اور اس قربِ الٰہی کے نتیجہ میں ہمیں تائید خداوندی حاصل ہو گی۔ روح القدس ہماری مدد کے لئے اتریگی۔ خدا کے فرشتے ہماری تبلیغ کے نیک نتائج مترتب کرنے پر متعین ہوں گے۔ پس تبلیغ کرنے سے ہماری جو مخالفت ہو گی وہ ہمارے لئے حد درجہ بابرکت ثابت ہو گی اور ہمارے ایمان کا سونا مخالفت کی کٹھالی میں سے کُندن بن کر نکلے گا۔ اور تبلیغ اس کٹھالی کی آگ کو ہوا دے گی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ہم دین کی تفاصیل کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینگے۔ ہم اپنی اندرونی اصلاح کی طرف مائل ہوں گے غرض مخالفت ہمیں خود بخود احمدیت کا سچا نمونہ بنا دے گی۔ اور دراصل مخالفت ہی سچے احمدی بنایا کرتی ہے۔ پس تبلیغ اس لحاظ سے دوگونہ مفید ہو گی۔ نہ صرف دوسروں کو احمدی بنائے گی۔ بلکہ ہمیں بھی سچا اور پکا احمدی بنائے گی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اگر ہر شخص سچا احمدی ہوتا تو اس کے اندر ایک جنون ہونا چاہئیے تھا۔ کہ میں احمدیت کو پھیلاؤں"

(الفضل ۹ جولائی)

(۴)

احمدیت دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنا چاہتی ہے۔ موجودہ تہذیب و تمدن۔ اقتصاد و معاشرت۔ اخلاق و مذہب کی عمارت کو جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک دینا اور اس کی جگہ نیا نظام قائم کرنا ہمارا کام ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ احمدیت کی تعلیم دنیا میں شائع ہو۔ اور تبلیغ کے ذریعہ ہماری جماعت ترقی کرے۔ کہ جماعت کی ترقی کے بغیر نیا نظام قائم نہیں ہو سکتا۔ پس تبلیغ کرنا احمدیت کے نئے نظام کے قیام کے دن قریب لانا ہے۔ اسی لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اب وقت آ گیا ہے کہ جماعت تبلیغ کی طرف خاص توجہ کرے۔" (الفضل ۶ جولائی)

ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے مرکزی حیثیت دی ہے۔ جسے برقرار رکھنا احمدیت کی پاکیزہ تعلیم کو ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک اور خالص رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ مرکزی حیثیت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ جبکہ ہم ہندوستان میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ مصفّا تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی ایسے ہاتھوں میں چلی جائے جو اسے ناپاک کر دیں۔"

(الفضل ۱۹ جولائی)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔ "میں جماعت کو بتا دیتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان کی مرکزی حیثیت خطرہ میں ہے۔ اگر جلد ہی ہندوستان کے احمدیوں نے اپنے اندر چستی اور ہوشیاری پیدا نہ کی تو قادیان جو ہمارا تبلیغ کا مرکز ہے۔ اور ہندوستان جو اس مرکز کا ماحول ہونیکی وجہ سے تمام دنیا میں احمدیت کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کیلئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کمزوری اور ضعف کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جائینگے" (الفضل ۹ جولائی)

اِن ارشادات سے تبلیغ اور بالخصوص ہندوستان میں تبلیغ کی اہمیت واضح ہے۔

(۵)

تبلیغ ایک مقدس فریضہ ہے۔ جس کی ادائیگی سے جہاں حقوق اللہ ادا ہوتے ہیں وہاں حقوق العباد بھی ادا ہوتے ہیں۔ تبلیغ گم گشتگانِ طریق ہدایت کو صحیح راستہ پر چلانا ہے۔ اور صداقت کی پیاسی روحوں کو زندگی بخش جام پلانا۔ یہ انسانوں کی عاقبت کو سنوارنے کا ذریعہ ہے۔ اور سب کو ایک خدا کی ربوبیت یعنی روحانی ابوّت میں شامل کر کے آسمانی خاندان کا فرد بنانا ہے۔ اور یہ خدا کے بھیجے ہوئے نبیوں اور ان کی جماعتوں کا کام ہے۔ پھر یہ خود اپنے آپ پر احسان ہے۔ کہ اس کے ذریعہ انسان اپنی اصلاح بھی کرتا ہے۔ غرض تبلیغ کے فوائد اَن گنت اور اس کی برکات غیر محدود ہیں۔ خدا کے فرشتے یہ کام کر رہے ہیں۔ اگر ہم مقبول بارگاہِ الٰہی بننا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی فرشتوں کا کام کرنا شروع کر دینا چاہئیے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "خدا کے فرشتے اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔"

(الفضل ۱۹ جولائی)

پس فرشتوں کی تابعین کے ساتھ آمین کہنا ہمارے فعل کو مبارک اور مورد فضل الٰہی بنا دیگا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور اُن سے کہے کہ اب میں نے یہاں سے مرکز ہی اُٹھا لیا ہے ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو۔ کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو؟ اور درحقیقت حقوق العباد سے سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں" حضور مزید فرماتے ہیں۔ "میں سمجھتا ہوں وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور کہتے یا ہم مر جائینگے۔ اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے"

(الفضل ۶ جولائی)

(۶)

پس تبلیغ ضروری ہے تا ہمارا حق امانت ادا ہو۔ تبلیغ ضروری ہے۔ تا بعثتِ انبیاء کا مقصد پورا ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ——— وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خُدام الاحمدیّہ ——— خدمتِ خلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کسی کے دشمن نہیں

اجتماع

۱۳ ——— ۱۴ ——— ۱۵ اخاء ۱۳۲۳ ہش / اکتوبر ۱۹۴۴ء

آج خدمتِ خلق کا جذبہ دُنیا سے مفقود ہو چکا ہے۔ انسان انسانیت کے معیار سے گر گیا ہے۔ انسان انسان کو کھا رہا ہے اور وہ اشیاء جنہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے راحت و آرام کی خاطر بنایا تھا۔ اور جو اگر صحیح طریق سے استعمال کی جاتیں تو ہمارے دین و دُنیا کے لئے تریاق کا کام دیتیں۔ زہریلے سانپوں کی طرح کچلی جا رہی ہیں۔ تباہ کی جا رہی ہیں — آج دُنیا میں کوئی کسی کا ہمدرد نظر نہیں آتا۔ دوسرے کا غم خود کھانے کو تیار نہیں ہوتا۔ ایک دُنیا تہ و بالا ہو رہی ہے۔ قومیں قوموں پر چڑھ رہی ہیں۔ ملک ملکوں کی تباہی میں مشغول ہیں۔ بادشاہتیں بادشاہتوں کو کھا رہی ہیں۔ آج ایک ہی دُنیا کا امن خواہ "امن کا شہزادہ" مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ جس کے سپاہ کا سالار مصلح موعود جماعت احمدیہ کو امن کے قیام کی تربیت دے رہا ہے۔ جماعت احمدیّہ کا پیغام دُنیا کے تمام صلح آشتی کا پیغام ہے۔ اور خدام الاحمدیہ صلح و آشتی کی علم بردار۔ خُدام الاحمدیّہ کے نوجوانوں کو اس رنگ میں تربیت دی جا رہی ہے کہ وہ جماعت کی مذکورہ روایات کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ اور ان روایات کی علم برداری کا حق ادا کر سکیں۔ اس نہایت ہی اہم ذمہ داری کا ایک اہم جزو خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے۔ اس میں گزشتہ پر تبصرے اور آئندہ کے لئے مشورے ہوتے ہیں۔ اور نوجوانانِ احمدیّت کے دلوں میں یہ بات گاڑی جاتی ہے۔ کہ صلح و آشتی۔ امن اور محبّت سے ساری دُنیا کو ہم نے اپنا بنانا ہے۔ بنا لینا ہے۔ اور اس طرح دُنیا میں ایک ایسے امن کی بنیاد ڈالنی ہے۔ کہ جس کے بعد کوئی لڑائی نہیں۔ اور وحدتِ اقوامی کی ایسی عمارت کھڑی کرنی ہے۔ جس میں رخنہ اور فساد نہیں۔

ہم خدا تعالیٰ ہی سے توفیق چاہتے ہیں اور وہ سب قدرتوں والا ہے۔

خاکسار

مرزا ناصر احمد صدر مجلس خُدام الاحمدیّہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اطلاع

فوری —— اور —— ضروری

سنو!

بڑھو!! اور بڑھے چلو!!!

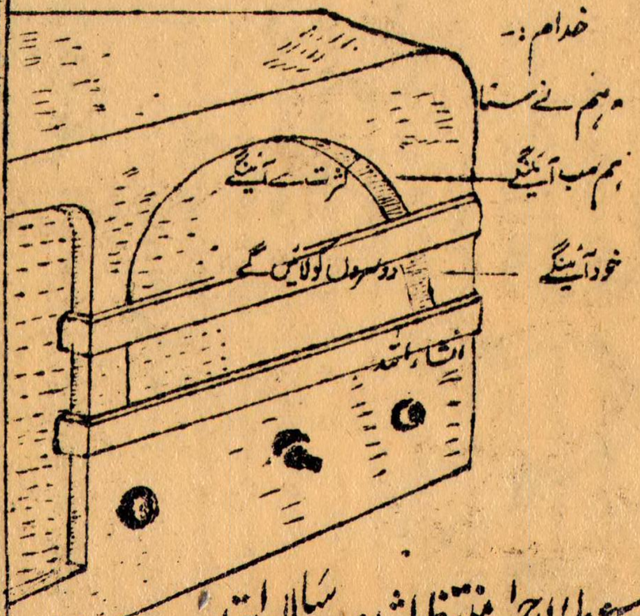

ہر ایک آئے! —— سب آؤ!!

خود آؤ! —— دوسروں کو لاؤ!!

آؤ! — دیکھو! — سیکھو! — عمل کرو! — اور کامیاب ہو جاؤ!

آؤ! —— آؤ!! —— آؤ!!!

اجتماع پر — عمل روحانی

قادیان میں — مرکز روحانی

خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

چندہ نشرواشاعت کی وصولی کی فہرست

گذشتہ ماہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر کو سرگودھا اور لائل پور کے اضلاع میں نشرواشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ الحمدللہ۔ ان علاقوں کے احباب نے مولوی صاحب موصوف سے تعاون فرمایا۔ اور وہ تھوڑے ہی عرصہ میں اپنا کام ختم کر کے واپس آگئے۔ چندہ دہندگان اور وعدہ کنندگان کی فہرستیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے علاقوں کے احباب سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ چندہ نشرواشاعت کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر دعوت و تبلیغ)

(۱) شیخ محمد عبداللہ صاحب لاہور -/-/۱۰ روپے
(۲) شیخ محمد ابراہیم صاحب لاہور -/-/۱ روپیہ
(۳) جماعت شیخوپورہ معرفت چودھری رحیم بخش صاحب سکرٹری تبلیغ ۱۱
(۴) پیر صلاح الدین صاحب لائل پور -/۵ روپے
(۵) قاضی محمد حنیف صاحب " -/-/۵ "
(۶) شیخ محمد محسن صاحب " -/-/۲۵ "
(۷) شیخ عبدالعزیز صاحب " -/-/۱۵ "
(۸) اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالعزیز صاحب " -/-/۱۰ "
(۹) " " شیخ محمد محسن صاحب " -/-/۱۰ "
(۱۰) چودھری رحمت اللہ خاں صاحب " -/-/۲ "
(۱۱) بیرم خاں صاحب سکرٹری مال چک ۳۳۲ ج۔ب -/۱۹ "
(۱۲) چودھری عبداللہ خاں صاحب دھنی دیو -/-/۳ "
(۱۳) چودھری عبدالرحمن صاحب کشمیری لائل پور -/۵ "
(۱۴) شیخ محمد یوسف صاحب " -/۵ "
(۱۵) میاں محمد عمر صاحب " -/-/۱۰ "
(۱۶) شیخ عبدالقادر صاحب " -/-/۵ "
(۱۷) جماعت احمدیہ گوکھووال معرفت محمد اسمٰعیل صاحب سکرٹری -/۶/۲۷
(۱۸) چودھری غلام محمد صاحب چک ۹۸ لائل پور -/۱۰ روپے
(۱۹) چودھری محمد شریف صاحب " " -/۱۰ "
(۲۰) والدہ چودھری محمد شریف صاحب / اہلیہ چودھری عنایت اللہ صاحب چک ۹۸ -/-/۲ "
(۲۱) سید عنایت حسین صاحب چک ۹۸ لائل پور -/۲
(۲۲) جماعت احمدیہ گوکھووال معرفت سید محمد طفیل صاحب سکرٹری مال چک ۲۷۶ لائل پور -/۴/۴/۲۴ "
(۲۳) چندہ مستورات گوکھووال معرفت سید محمد طفیل صاحب سکرٹری مال جماعت ہذا -/۴/۲ "
(۲۴) چودھری احسان اللہ صاحب گوکھووال -/۸ "
(۲۵) جماعت احمدیہ گوجرہ معرفت سید عطا حسین صاحب سکرٹری مال -/۴/۱۹ "
(۲۶) جماعت احمدیہ کتھووالی معرفت مولوی سردار احمد صاحب سکرٹری مال -/۸۲ "
(۲۷) ماسٹر لعل دین صاحب گوجرہ -/-/۱ روپیہ
(۲۸) چودھری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ -/۱۰ "

(۲۹) چودھری غلام مصطفیٰ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ -/۵
(۳۰) بابو محمد سعید صاحب پوسٹماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ -/۵
(۳۱) سید زمان علی شاہ صاحب سمندری لائل پور -/۲
(۳۲) اہلیہ صاحبہ میاں نذر محمد صاحب چنیوٹ -/۱۰
(۳۳) اہلیہ صاحبہ دختر صاحبہ میاں عبدالمجید صاحب چنیوٹ -/۶
(۳۴) اہلیہ صاحبہ مولوی ضیاء الدین صاحب بمعہ بچگان چنیوٹ -/۹/۵
(۳۵) میاں محمد یعقوب صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چنیوٹ -/۱۰
(۳۶) حافظ محمد البشیر صاحب چنیوٹ -/-/۵ روپے
(۳۷) اہلیہ صاحبہ میاں محمد یوسف صاحب چنیوٹ -/۱۵
(۳۸) میاں محمد و محمد صادق صاحب " -/۵
(۳۹) والدہ صاحبہ میاں محمد و محمد صادق صاحب " -/۵
(۴۰) میاں انعام الٰہی صاحب مع اہلیہ و والدہ صاحبہ -/۲۰
(۴۱) محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ سرگودھا -/۲
(۴۲) جماعت احمدیہ بھیکہ معرفت ملک محمد حسین صاحب امیر جماعت -/۱۰/۱۷
(۴۳) جماعت احمدیہ چک ۹ ع معرفت چودھری الٰہ بخش صاحب امیر جماعت -/۶۵
(۴۴) مستورات جماعت احمدیہ چک ۹ معرفت چودھری الٰہ بخش صاحب امیر جماعت -/۹
(۴۵) عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری حاکم علی صاحب مرحوم چک ۹ -/۵
(۴۶) چودھری ظفر اللہ خاں صاحب چک ۹ ع -/۵
(۴۷) چودھری عبدالحق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۹ ع -/۶
(۴۸) رحمت خاں صاحب کوٹ مومن -/۱
(۴۹) جماعت دھیر کے ۱۷ سرگودھا معرفت چودھری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ -/۶۳
(۵۰) مستورات جماعت احمدیہ دھیر کے ۱۷ معرفت چودھری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ -/۱۲
(۵۱) اہلیہ صاحبہ چودھری ہاشم علی صاحب دھیر کے ۱۷ سرگودھا -/۲
(۵۲) چودھری سلطان احمد صاحب دھیر کے ۱۷ سرگودھا -/۵
(۵۳) " حاکم علی صاحب دھیر کے ۱۷ سرگودھا -/۲
(۵۴) ناصر احمد صاحب مع ہمشیرہ صاحبہ و مبارکہ بیگم صاحبہ چک ۷۸ سرگودھا -/۴/۵
(۵۵) چودھری حاکم علی صاحب معہ اہلیہ چک ۷۸ سرگودھا -/۲۲

(۵۶) حسن محمد صاحب -/۲۰ خوشی محمد صاحب -/۲
چودھری محمد عبداللہ صاحب -/۵ رسول بیگم صاحبہ -/۱
(۵۷) محمد شفیع صاحب چک ۷۸ سرگودھا -/۱
(۵۸) چودھری فتح علی صاحب مع اہلیہ صاحبہ چک ۷۸ سرگودھا -/۱۱
(۵۹) چودھری عالم خاں صاحب چک ۷۸ سرگودھا -/۵
(۶۰) چودھری عبدالمالک صاحب " -/۲
(۶۱) شیخ ڈاکٹر محمد رفیع صاحب " -/۱۰
(۶۲) شیخ فضل کریم صاحب سرگودھا -/۱۰
(۶۳) بابو غلام رسول صاحب " -/۱
(۶۴) حکیم عبدالجلیل صاحب شیخوپورہ -/۱۰
(۶۵) قاضی کلیم اللہ " " -/۵
(۶۶) منشی احمد علی صاحب " -/۱
(۶۷) چودھری حاکم الدین صاحب " -/۱۰
(۶۸) بابو غلام رسول صاحب " -/۱
(۶۹) میاں محمد عمر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائل پور -/۱۰
(۷۰) میر فضل الٰہی صاحب لائل پور -/۸

(۷۱) مستری حاکم الدین صاحب لائل پور -/۱
(۷۲) ملک عبدالمجید صاحب " -/۳
(۷۳) چودھری عصمت اللہ صاحب " -/۵
(۷۴) چودھری عبدالحق صاحب " -/۵
(۷۵) بابو محمد عزیز صاحب " -/۱
(۷۶) مستری مولا بخش صاحب " -/۲
(۷۷) چودھری غلام سرور صاحب -/۲
(۷۸) مستری محمد صدیق صاحب " -/۱
(۷۹) قاضی محمود الحسن صاحب " -/۲
(۸۰) بھائی غریب دین صاحب " -/۱
(۸۱) بھائی حشمت اللہ عطاء اللہ صاحب " -/۵
(۸۲) محمد نذیر صاحب برادر محمد شفیع صاحب " -/۲
(۸۳) محمد خاں صاحب احمد علی صاحب " -/۳
(۸۴) مولوی عبیداللہ صاحب -/۱
(۸۵) عبدالواحد خاں صاحب -/-/۵
(۸۶) ماسٹر عبدالرحمن صاحب دھنی دیو -/۶
(۸۷) چودھری نواب الدین صاحب -/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدہ داروں کیلئے ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے

حال ہی میں ایک دو جماعتوں کی طرف سے سوال پیدا ہوا ہے۔ کہ آیا ایسے اصحاب جو ڈاڑھی نہ رکھتے ہوں۔ ان کو کسی عہدہ کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ یہ سوال ایسا نہیں۔ کہ اس کے لئے خاص طور پر قاعدہ بنانے کی ضرورت ہو۔ ڈاڑھی رکھنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت اور اسلامی شعائر میں سے ہے۔ اس لئے اس امر کے متعلق کوئی سوال پیدا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سوال کا جواب اشارۃً قواعد انتخابات میں بھی موجود ہے۔ جو اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ قاعدہ ۱۲ کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے اور رائے دیتے ہوئے دوستوں کو اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے۔ محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں برا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔"

چونکہ ڈاڑھی نہ رکھنا ہمارے نزدیک کوئی اچھا نمونہ نہیں۔ اس لئے ایسے شخص کو جو ڈاڑھی نہیں رکھتا۔ کسی عہدہ پر منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے اگر کسی جماعت میں کوئی ایسا عہدہ دار ہے۔ جو ڈاڑھی نہیں رکھتا۔ تو اسے ڈاڑھی رکھنی چاہیئے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ۳۹۹ بھی اس تشریح کا مؤید ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے "صدر انجمن احمدیہ کے ہر احمدی کارکن کیلئے ڈاڑھی منڈانا ممنوع ہوگا۔" یہ قاعدہ صدر انجمن احمدیہ کے صرف ان کارکنوں کے لئے ہی نہیں ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مرکزی دفاتر میں کام کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا اثر مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں پر بھی یکساں ہے۔ کیونکہ جو حکم اصل کے لئے ہے۔ وہی اسکی فرع کے لئے بھی ہے۔

(فتح محمد سیال (ناظر اعلیٰ قادیان))

خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع اور نشان رکنیت

خادم کا امتیازی نشان اس کا نشان رکنیت ہے۔ سالانہ اجتماع میں شرکت سے قبل ہر خادم کے پاس نشان رکنیت کا ہونا ضروری ہے۔ مقام اجتماع میں داخلہ کے وقت ہر خادم سے پوری سختی کے ساتھ مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے لباس پر نمایاں جگہ پر ہر وقت نشان رکنیت کو لگائے رکھے۔ اور اسکے علاوہ اسکی تھیلے اور سامان کی بھی پوری پڑتال کی جائیگی۔ جن خدام کے پاس نشان رکنیت نہ ہو۔ وہ مرکز سے قیمتاً منگوالیں۔ قیمت فی نشان دو آنے ہے۔ جو صاحب منگوانا چاہیں وہ اجتماع کے دنوں میں مقام اجتماع کے دروازہ پر بھی خرید سکتے ہیں۔ نائب ... عطاء الرحمٰن ... منتظم عام اجتماع

چندہ سالانہ اور احمدی جماعتیں

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ مالی سال رواں کے پانچ ماہ گزر چکے ہیں۔ اور اب چھٹا ماہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر چندہ سالانہ اب تک صرف ۶ ہزار وصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اکثر جماعتوں کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی میں تساہل واقع ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعے عرض ہے کہ اب اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری تندہی سے کوشش فرمائیں۔ نمائندگان مجلس مشاورت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کو اس مد کے چندہ کو جلد سے جلد ادا کرنے کی تلقین کریں۔ تاکہ ان کی جماعت کا بجٹ آخر ماہ نومبر تک سو فیصدی پورا ہو جائے اور جلسہ سالانہ کی اشیاء فراہم کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ ناظر بیت المال

چندہ کالج کے متعلق شہری اور بیرون ہند کی جماعتیں خاص توجہ کریں

قبل ازیں بذریعہ اعلان اخبار الفضل احباب جماعت کو آگاہ کیا گیا تھا کہ حضور نے چندہ کالج کی سست رفتاری دیکھ کر ایک روزانہ رپورٹ پر تحریر فرمایا ہے کہ "اب چندوں میں کمی آگئی ہے۔ ہندوستان کے باہر کی جماعتوں نے کافی حصہ نہیں لیا" لہٰذا احباب کو اپنی غفلت سے بیدار ہو کر اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے علاوہ اس کے بذریعہ انگریزی رسالہ سنرائز مورخہ ۳۰ ہش اور براہ راست چٹھیات لکھ کر احباب بیرون ہند کو توجہ دلائی گئی ہے۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اس دو لاکھ کی رقم کو پورا کئے جانے کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور حضور چاہتے ہیں۔ کہ بہت جلدی یہ رقم وصول ہو جائے۔ اس لئے حضور نے حال ہی میں پھر ایک روزانہ رپورٹ پر تحریر فرمایا ہے کہ "اس طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اب رفتار بہت سست ہے بیرونی ممالک اور افریقہ کا چندہ اور بہت سے شہروں کا نہیں آیا۔"

اس لئے جملہ احباب جماعت کو عموماً اور شہری اور بیرون ہند افریقہ وغیرہ کی جماعتوں کو خصوصاً اس اعلان کے ذریعہ متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ نئے عزم اور نئے ارادہ کے ساتھ خاص طور پر کمربستہ ہو کر کھڑے ہو جائیں اور اس دو لاکھ کی رقم کو جس میں سے ابھی تک صرف ۱½ لاکھ کے قریب وعدے اور ۹۰ ہزار کے قریب نقد وصول ہوئے ہیں بہت جلدی پورا کر کے

اپنے اعلیٰ معیار ایمانی اور اخلاص قربانی کا ثبوت دیں۔ اور اپنا نام انصار دین میں لکھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے ذیل میں شامل ہو جائیں۔

کردنیا صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

ناظر بیت المال

روس میں احمدیت

"زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے"
کشف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہاں اور پیشگوئیاں نمایاں طور پر پوری ہو چکی ہیں اور آئندہ ہوتی رہیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کشف بھی اپنے اصلی معنوں میں اپنے وقت پر پورا ہو گا اور ضرور پورا ہو گا۔

گلگت کا مقام روس میں داخل ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تو موجود ہے۔ لیکن تا حال مسجد احمدیہ تعمیر نہیں ہو سکی۔ جگہ خریدی جا چکی ہے۔ سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ گلگت ایجنسی نے ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۹۴۰ء میں جناب ناظر صاحب بیت المال قادیان سے فراہمی چندہ کے لئے منظوری بھی لے لی تھی (الفضل ۲۵ شہادت ۱۳۱۹ ہش) لیکن چند ایک مجبوریوں کی وجہ سے نہ ہی چندہ فراہم ہو سکا نہ ہی یہ مبارک اور ضروری کام سرانجام پا سکا۔ لہٰذا متمول احمدی حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کار خیر میں جس قدر اللہ تعالیٰ توفیق بخشے حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا محولہ بالا پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے ظاہرا طور پر بھی راستہ صاف ہو جائے۔ سر دست عاجز گلگت کی جماعت میں شامل نہیں لیکن راستہ کھلنے پر وہاں جانے کے لئے تبادلہ کے احکام جاری ہونے والے ہیں۔ ترسیل زر بنام مرزا معظم بیگ صاحب احمدی ہیڈ کلرک اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ گلگت ہو اور عاجز کو بھی بذریعہ خط اطلاع فرمایا جائے تاکہ

۴۴

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۲۶ منکہ سردار بی بی زوجہ علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۲ ہش ساکن گل ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

مجھے اپنے خاوند علی محمد صاحب سے حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ نقد مقرر ہوا ہے۔ جو ابھی اس کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک زیور سونے کی نتھ ۵۰/- روپے کل میری جائیداد ۲۵۰/- روپیہ ہے اس کے ½ حصہ کی وصیت کرتی ہوں کہ اس وصیت کو یا قساط ذیل ادا کر دوں گی:۔ پہلا سال ۱۰/- روپے۔ دوسرے سال ۱۰/- روپے تیسرے سال ۵/- روپے۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ سردار بی بی اہلیہ علی محمد صاحب گواہ شد:۔ مہر علی محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ قریشی فضل حق۔

نمبر ۶۸۱۸ منکہ فضل کریم ولد تاج الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ لوہار عمر تئیس سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۷ء ساکن کھاریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۵ کنال زمین واقع موضع ہزارہ مغلاں تحصیل گجرات کا جس میں سے چھ کنال زمین رو ہیر بنجر ہے حق موروثیت مجھے حاصل ہے۔ ایک مکان بمکان واقع کھاریاں جس کا رقبہ تین مرلہ تین سرسائی ہے جس کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور زمین کی قیمت بازاری اندازاً دو ہزار روپیہ یہ مجموعی قیمت تین ہزار بنتی ہے۔ لیکن میری اس جائیداد کے علاوہ ماہوار آمد جو کہ مبلغ ۷۵/- روپے ہے۔ میں اپنی اس جائیداد ماہوار آمد کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتا ہوں گا اس کے علاوہ میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد مستری فضل کریم۔ گواہ شد:۔ سعد الدین۔ گواہ شد عبد اللہ احمدی۔

نمبر ۶۵۵۳ منکہ عبد القدیر ہارون ولد ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی۔ قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ڈاکخانہ وطن ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں میں اس وقت ۴۴/- روپے ۴ آنے الاؤنس ماہوار پر ڈیڈ لیٹر آفس Dead Letter Office لاہور میں ملازم ہوں۔ میں اپنی آمد کے ½ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ عبد القدیر ہارون۔ گواہ شد محمد احمد۔ گواہ شد ملک غلام بخش

نمبر ۶۵۲۷ منکہ چراغ بی بی زوجہ منشی میاں محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن لاہور چوہٹہ مفتی باقر ڈاکخانہ کوچہ شیخ وساون ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ سوائے ۶ عدد طلائی مرکیاں وزنی ۳ تولے اور ایک ہزار روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور جو جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی

العبد:۔ نشان انگوٹھا موصیہ۔
گواہ شد:۔ حسن احمد۔
گواہ شد:۔ میاں محمد

VINDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM –

(۱) اس میں سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں (۲) وہ خصوصیات جن کی نظیر دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہیں (۳) ہندو عیسائی وغیرہ اقوام کے معززین کی آراء (۴) حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی وہ سکیم کہ ہندوستان کی مختلف اقوام کس طرح ایک مذہب کے ذریعہ ایک قوم ہو سکتی ہیں (۵) یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایشیائی مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت اور ان کے متعلق غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی آراء۔ اس ۸۰ صفحے کے رسالہ کی قیمت ۳/ مع ڈاک خرچ۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۷۱۵ ... مسکہ میاں محمد ولد میاں الہ بخش صاحب

قوم ... پیشہ پنشنر عمرہ ۵۰ سال ... تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ... ساکن ... محلہ باقر ڈاکخانہ کرچیہ ضلع ... صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ر جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے (۱) تین عدد مکان واقع ... محلہ باقر ... مالیت ۱۲۰۰/- روپیہ (۲) ... روپیہ (۳) ۲۷/۸/- ماہوار پنشن ... ۲۰ روپے ماہوار (۴) منافع ... روپے ماہوار میں مذکورہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور انشاء اللہ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کروں گا۔ اور ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جس کی ادائیگی کا میری وفات کے بعد میرے ورثاء کو پابند رہنا ہوگا۔ ... مرنے کے وقت ... روپیہ میری بیوی محترمہ چراغ بی بی صاحبہ کو دے دیں۔ اللہ اکبر

العبد: منشی میاں محمد

گواہ شد: عزیز احمد

گواہ شد: حسن احمد

طاقت اور تازگی کے لئے ہمیشہ استعمال کریں

امرت بوٹی رجسٹرڈ

قیمت ۸ گولی ... روپے

ایجنٹس دار الفضل میڈیکل ہال قادیان

نسیم میڈیکل ہال قادیان

دیدک اینڈ یونانی فارمیسی جالندھر ... پنجاب

اعلان نکاح

میرے بھائی قریشی عبد المنان صاحب اعوان ولد حافظ احمد دین صاحب ... مہاجر قادیان کا نکاح عزیزہ میمونہ بیگم صاحبہ بنت سید علی احمد صاحب انبالوی مہاجر قادیان کے ساتھ ... روپیہ مہر پر ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو بعد نماز عصر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار عطاء الرحمن محرر بیت المال قادیان

علم طب

"خزائن الطب جدید" کے نام سے علم طب پر کتاب ڈاکٹر محمد نصیر الدین سابق شاہی طبیب افغانستان کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں اسباب الامراض۔ علامات تشخیص۔ حفظ ماتقدم علاج ڈاکٹری کے علاوہ ہر مرض کے یونانی علاج پر نہایت مفصل بحث کی گئی ہے۔ قدما کے ضروری اقوال درج کئے گئے ہیں مشہور یونانی اطباء کے غیر مطبوعہ نسخہ جات درج ہیں ہر مرض کا علاج ڈاکٹری یونانی نہایت مفصل لکھا گیا ہے کتاب میں متعدد تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ علم طب پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی بہترین کتاب یہ مجلد کتاب کلاں سائز کے ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اتنی ضخیم کتاب کی قیمت تھوڑے عرصہ کیلئے آٹھ روپے کر دی گئی ہے فوراً منگوا لیجئے۔

بستان ہیرلڈ موحیدیہ واڑہ لاہور

وہاں بھی وہ موجود تھے

ایک نائک نے ٹامی گن کے کندے سے تین جاپانیوں کو ہلاک کر دیا

اراکان میں "سائین ینبیا" کے نزدیک ہمارے ایک مورچے پر جاپانی حملے کے دوران میں نائک بگبیر رانا نے اپنے سیکشن کو پوری طرح قابو میں رکھا حالانکہ کمپنی کمان کی چوکی پر جاپانیوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اور اس کے آدمی فوج سے الگ ہو چکے تھے

حملے کے بعد جب دشمن نے ہلہ بولا تو نائک بگبیر رانا نے اپنی ٹامی گن کے کندے سے تین جاپانیوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ اور حالانکہ خود اس کے سینے میں زخم لگا تھا۔ وہ ایک زخمی آدمی کو دشوار گزار جنگلی علاقے میں سے اٹھا کر لایا اور اپنے سیکشن کو کمپنی کمان کی نئی چوکی پر واپس لے آیا۔ اسے اس بہادری پر "بی۔ ای۔ ایم" کا تمغہ ملا۔

اگر آپ ایسے بہادر آدمیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق پوری تفصیلات کسی بھرتی دفتر سے معلوم کر سکتے ہیں۔

234

خاتمے کی ابتدا

آپ کو یہ نام یاد تو ہوں گے؟... کچھ ہی دن پہلے یہ نام اہم خبروں کے عنوان ہوتے تھے۔

دیما پور کے قریب ریلوے لائین سخت خطرے میں تھی۔ کوہیما میں متعین ہندوستانی فوج جاپانیوں کی بھاری تعداد کے نرغے میں آکر محصور ہو گئی تھی۔ جاپانی فوج امپھال کے میدانوں میں گھس آئی تھی اور بشن پور کے شمال و جنوب میں پہنچی ہوئی تھی۔ اکھرول غیر محفوظ تھا۔

یہ سب کچھ اب پرانا قصہ ہو گیا۔ جاپانی شکست کھا چکے اور سر پر پیر رکھ کر بھاگ رہے ہیں۔ آج وہ کہیں بھی دیما پور سے ۱۵۰ میل قریب بھی نہیں۔ ناگا لوگ کوہیما میں واپس آ گئے۔ گولیوں سے چھلنی اور بموں سے کھدے ہوئے اس پہاڑی قصبے کو نئے سرے سے بنانے کی تدابیر جاری ہیں بشن پور کی پہاڑیوں میں جاپانی فوج کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں، جسے وہ ناقابل شکست بتاتے ہیں۔... "یہ ان کے خاتمے کی ابتدا ہے" اسے پڑھتے وقت...... ان جانباز بہادروں کا خیال کیجئے جن کی بدولت یہ فتوحات ممکن ہو سکیں.....

ہماری فوجیں۔ ثابت کر چکیں کہ جاپانی نہ دیوتا ہیں نہ اجیت اور غیر معمولی مخلوق۔

AAA 1308

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ اکتوبر کل اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر اس زور کا حملہ کیا کہ ایسا حملہ آج تک پہلے کبھی نہیں کیا گیا۔ فرانس۔ برطانیہ اور اٹلی کے اڈوں سے اڑ کر پانچہزار جہازوں نے جرمنی کے مختلف مقامات پر آٹھ ہزار ٹن وزن کے بم گرائے ہمارے جہازوں نے اہم صنعتی مقامات۔ ریل اور رسد رسانی کے ٹھکانوں کی خبرلی۔ اور تیل صاف کرنے والے کارخانوں پر حملہ کیا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ آخن کے علاقہ میں لڑائی سرد پڑی ہوئی تھی۔ لیکن اب شمال میں ہمارے دستے جرمن مورچوں میں گھس گئے ہیں۔ اور آخن کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ ہالینڈ میں کینیڈین دستے برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے جو بمباری کی اس کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ میں رائن دریا کا بند ٹوٹ گیا۔ اور پانی کے پھیل جانے کی وجہ سے جرمنوں کے بچ نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔

ماسکو ۸ اکتوبر۔ لیتھونیا میں روسی فوجوں نے زور کا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور ہنگری میں روسی فوجیں بوڈاپسٹ سے ۸۰ میل دور رہ گئی ہیں۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ اٹلی کے مورچہ پر آٹھویں اور پانچویں فوج کے دستے بلونیا کے پاس پہنچتے جا رہے ہیں

بمبئی ۸ اکتوبر مسٹر جناح نے ایک غیر ملکی نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہندو مسلم اختلافات کا حل صرف یہ ہے کہ ہندوستان کو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کر دیا جائے

انقرہ ۸ اکتوبر۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن یونان کے دارالحکومت ایتھنز کو خالی کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کر کے راجگوپال اچاریہ کے فارمولے اور مسٹر گاندھی کی سکیم کی مذمت کی ہے۔ اور اسے ہندوستان کی وحدت کے منافی اور ہندوؤں نیز بحیثیت مجموعی ملک کے مفادات کے لئے مضرت رساں ظاہر کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ہندو کسی ایسے معاہدے کے پابند نہیں ہوں گے۔ جو ہندو مہاسبھا کی رضامندی سے طے نہیں پائے گا۔

واشنگٹن ۸ اکتوبر ایک سرکاری اعلان میں لکھا گیا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ۔ مسٹر چرچل اور مارشل سٹالن کے درمیان ایک اور کانفرنس کا انتظام کیا گیا ہے۔

لاہور ۸ اکتوبر۔ سر چھوٹو رام وزیر مال (پنجاب) نے ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان کی انتہائی سخت مخالفت کی جائے

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ حاجیوں کے دوسرے جہاز کے ٹکٹ جاری ہو رہے ہیں۔ حجاج کو چاہیئے کہ اپنی درخواست ٹکٹ کی قیمت ۳۳۹ روپے دس آنے لے کر کراچی کے حجاز ٹکٹ گھر پر ۱۵ اکتوبر سے پہلے پہنچ جائیں۔ ۱۵ اکتوبر کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا

لنڈن ۸ اکتوبر۔ وزیراعظم برطانیہ نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ چونکہ ہمیں اپنی فتح کا یقین ہے اس لئے صورت حالات نازک نہیں ہے آئندہ چند ماہ میں کافی خون بہنے والا ہے

شملہ ۸ اکتوبر۔ گورنمنٹ پنجاب کے دفاتر شملہ میں بند ہو گئے ہیں اب ۱۱ اکتوبر کو لاہور میں کھلیں گے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن ورکروں کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر گوبلز نے کہا کہ اگر دشمن کہیں جرمنی کی سرزمین میں داخل بھی ہو گئے۔ تو ہر ایک گھر قلعہ بن جائیگا۔ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم زندہ انسانوں کی دیوار کھڑی کر دیں گے۔ دشمن کو جرمن سرحد پر اور ملک کے چپہ چپہ پر دیوانے جرمنوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

ڈرہم ۸ اکتوبر۔ آج برطانوی امیرالبحر سر ایلگزنڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت بحر الہند میں رائل انڈین نیوی کا ایک زبردست بیڑہ موجود ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ درست نہیں کہ جرمنی کی بحری طاقت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے ابھی جرمنوں کے پاس کئی اعلیٰ قسم کے بحری جہاز ہیں۔

امرتسر ۸ اکتوبر۔ کل شام اکالی لیڈر گیانی شیر سنگھ وکٹوریہ جوبلی ہسپتال میں اپریشن کے بعد انتقال کر گئے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ سابق جنگی وزیر مسٹر ہور بلیشا کی شادی سابق وائسرائے لارڈ منٹو کی بیٹی سنتھیا انگیٹ سے ہوئی ہے۔ چار سال پہلے مس انگیٹ کو جب وہ فرانس میں ایک فوجی دستے میں کام کر رہی تھی۔ جرمنوں نے گرفتار کر لیا تھا اسے حال ہی میں قیدیوں کے تبادلہ میں واپس لیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ جرمن ایجنسی کے رائے کا کرنل الفرڈ اولبر نے کہا کہ دو روسی فوجوں نے مشرقی پرشیا کو گھیرنے کے لئے دو طرفہ حملہ شروع کر دیا ہے۔ ایک فوج لتھونیا سے مغرب کو حملہ کر رہی ہے۔ اور دوسری پولش سرحدی علاقہ سے جانب شمال یلغار کر رہی ہے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ مارشل ٹیٹو کے صدر مقام سے ایک اعلان مظہر ہے کہ بلغراد کے شمال اور مشرق سے ایک وسیع محاذ پر بڑھتی ہوا روسی فوجیں دریائے ڈینیوب تک پہنچ گئی ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ روسی فوجیں بلغراد کے بالکل قریب پہنچ گئی ہیں۔

استنبول ۸ اکتوبر۔ استنبول کے علاقے میں پرسوں علی الصباح ایک زلزلہ آیا۔ جس نے ۱۶۵ میل صوبہ سمرنا کے شمالی علاقے میں تباہی مچا دی

بمبئی ۸ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے جنگی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ جرمن شمالی اٹلی کو خالی کر رہے ہیں۔ جنگی فیکٹریوں اور ریلوے لائنوں کو اکھیڑ کر باہر بھیجا جا رہا ہے۔

ساؤتھ شیلڈز ۸ اکتوبر۔ برطانوی وزیر بحر مسٹر الگزینڈر نے ایک انٹرویو میں کہا کہ رائل نیوی نے بحر ہند اور بحر الکاہل میں ایک بہت بڑا اور عظیم بحری بیڑا جمع کر لیا ہے یہ بحری اجتماع ایک بہت بڑی مہم کے سلسلہ میں ہے۔ جس کی نظیر غالباً برطانوی شاہی بیڑے کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ امریکن فوجوں نے آخن کے شمال میں سیگفرائڈ لائن کو توڑ دیا ہے اور جرمن قلعہ بندیوں میں گہری دراڑ ڈال دی ہے اب امریکن دستے گیلنکرشن شہر کی گلیوں میں پہنچ گئے ہیں جو آخن کے شمال میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آخن کے اردگرد کا گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے اور مختلف اطراف کی فوجوں میں صرف ۵ میل کا فاصلہ رہ گیا ہے۔

ماسکو ۸ اکتوبر۔ ہنگری میں روسیوں نے تین سو اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور روسی دستہ ہنگری کی سرحد پر دوسری طرف بڑھ رہا ہے۔

ماسکو ۸ اکتوبر لیتھونیا میں روسی فوجیں ریگا پر تین طرف سے بڑھ رہی ہیں۔ اور بالکل قریب جا پہنچی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صاحبان

ہر قسم کے بہترین ڈاکٹری اوزار سٹیتھو سکوپ STETOH SOOPE
فارسپس FORCEPS ٹتھ فارسپس TOOTHPORCEPS
قینچیاں اور چاقو وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب فرمائیں
مال عمدہ۔ تسلی بخش اور بواجب قیمت سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پرانے اور زنگ آلودہ اوزار بھی مرمت کئے جاتے ہیں۔
M/S. CALIX SURGICAL COMPNY
MANUFACTURERS & REPAIRERS.
POONCH ROAD LAHORE.

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ۔ پچاس قرص ۱۲ار ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان